مشرق وسطیٰ

ایران جدید

عمرانی بینک

ایران میں اراضی کی تقسیم کسانوں کے لیے ایک نعمت ثابت ہوئی کیونکہ اس اسکیم کی برکت سے بہت سے کسان زمین کے مالک بن گئے لیکن اس اسکیم کی مکمل کامیابی کے راستے میں کچھ رکاوٹیں حائل تھیں۔ مثلاً نئے مالکان کے پاس زمین کو بہتر بنانے کے ذرائع موجود نہیں تھے۔ کسان باہم مل کر کام کرنے کی اہمیت سے ناواقف تھے یا اشتراکِ مساعی کے قائل نہیں تھے ان کو مشترکہ طور پر ذرائع اور منابع سے فائدہ اٹھانے کا تجربہ نہیں تھا اور سب سے زیادہ اہم بات یہ تھی کہ ان کے پاس سرمایہ نہیں تھا۔ اس وجہ سے اس بات کا اندیشہ تھا کہ تقسیم اراضی کے سلسلے میں اگر ان کمزوریوں کو دور نہ کیا گیا تو سب کیے دھرے پر پانی پھر جائے گا اور اسکیم کا بنیادی مقصد فوت ہو کر رہ جائے گا۔

ان خطرات کے پیش نظر کسانوں کی امداد کے لیے ایک تعاونی بینک قائم کیا گیا۔ کسانوں کو اپنی تعاونی انجمنیں قائم کرنے کی ترغیب دی گئی تاکہ ان انجمنوں کے توسط سے وہ بینک سے قرضہ حاصل کر سکیں۔ اس طرح پر عمرانی بینک کی تاسیس عمل میں آئی۔ بینک قائم ہو گیا تو شاہِ ایران نے افتتاح کرتے ہوئے فرمایا:

"یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ تقسیم اراضی کی اسکیم کو کامیاب بنانے کے لیے تعاونی انجمنوں اور عمرانی بینک کا قیام از حد ضروری تھا تاکہ کسانوں کو ضرورت کے وقت امداد مہیا ہو سکے۔"

یہ بینک ڈیڑھ کروڑ ریال کے سرمایہ سے شروع کیا گیا ہے اور اس کے فرائض میں مندرجہ ذیل امور شامل ہیں:

۱: تقسیم شدہ اراضی کو بیچ کر کسانوں کو زرعی امداد دینے، جدید آلات سے آشنا کرنا، ذرائع آبپاشی کی توسیع، مشینوں کی فراہمی اور زمین کی زرخیزی کا خیال رکھنا، حیوانات اور نباتات کی بیماریوں کا سدباب۔ دیہات میں مکانات کی تعمیر۔ کسانوں کو حسب ضرورت مالی اور دیگر امداد مہیا کرنا۔

۲: کسانوں کی مدد اور شرکت سے تعاونی ادارے قائم کرنا۔

۳: بینک کی کونسل کی اجازت سے ہر قسم کے [illegible] قرضے دینا اور بینک کا حساب رکھنا۔

۴: تقسیم شدہ اراضی کی اقساط کی وصولی یا قانون اصلاحات اراضی ۱۹۶۲ء کے مطابق ان رقوم کا عمرانی کاموں میں خرچ کیا جانا۔

سب سے پہلے تو بینک نے نئے کسان مالکان کو جدید زراعتی آلات کا استعمال سکھایا اور زمین کو بہتر اور زرخیز بنانے کے طریقے بتائے۔ یہ کام زرعی کارندوں اور تربیت یافتہ کارکنوں کے توسط سے انجام پایا۔ یہ کارکن گاؤں گاؤں گشت کرتے پھرتے ہیں اور کسانوں کو زمین اور پانی کا بہتر استعمال سکھاتے ہیں۔ اور ان کو تعاونی اور اجتماعی عملیات میں شرکت کی ترغیب دیتے ہیں۔

اس کے بعد بینک نے دیہات میں تعاونی انجمنیں قائم کیں جن میں خود کسان شامل ہیں۔ یہ انجمنیں زیادہ سے زیادہ ممکن قیمت پر کسانوں سے غلہ خریدتی ہیں اور ان کو جدید زراعتی آلات کم سے کم قیمت پر مہیا کرتی ہیں۔ البتہ اس قیمت پر چار فی صد سود وصول کیا جاتا ہے۔ ان انجمنوں کا انتظام خود کسانوں کے ہاتھ میں ہے اور ان کی نگرانی بینک کرتا ہے۔ قرضہ لیتے وقت قانون کے تحت کسانوں کو ایک ایگریمنٹ لکھنا پڑتا ہے۔

وہ کسان جو تعاونی انجمنوں کے ممبر ہیں بیج، اسپرے مشین، غلہ اور ٹریکٹر خریدنے کے لیے اور بہتر مکان اور اناج کو ذخیرہ کرنے کے لیے گوداموں کی تعمیر اور ذرائع آبپاشی کی توسیع کے لیے

بنک سے قرضہ لے سکتے ہیں۔ قرضے کی ادائیگی کی شرائط اتنی آسان ہیں کہ کسان اپنی سالانہ آمدنی میں سے نہایت آسانی کے ساتھ قرضہ ادا کر سکتا ہے۔

ایک اور شعبہ جس کا بنک کو سامنا کرنا پڑا وہ رہائشی مکانات کی تعمیر تھی۔ اب تک بنک نے درامین میں ایک سو مکانات تعمیر کیے ہیں۔ اور ان کو قرضہ امداد کے ذریعے کسانوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان مکانات کی قیمت ۱۵ سال میں اقساط میں وصول کی جائے گی اور اس پر ۲ فیصدی سود وصول کیا جائے گا۔ ان مکان داروں کو مزید رعایت دی گئی ہے اور مکان کی اصل قیمت میں ۲۰ فی صدی تخفیف کی گئی ہے اور ان کی قیمت کبھی شہنشاہ کے حکم سے اصل قیمت کا ایک چوتھائی وصول کی جائے گی۔

زرعی بنک نے اب تک جو کام سرانجام دیے ہیں ان کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱: بنک اب تک ۱۲ امدادی ادارے قائم کر چکا ہے۔ ان اداروں کی معرفت صرف سال ۱۹۵۹ء میں جو رقم کسانوں کو قرض دی گئی ان کی میزان ۸۵-۳۵ ۲٫۰ ریال تھی۔

۲: درامین اور دشت گرگان میں گاؤں کے کاشتکاروں کے لیے مکانات تعمیر کیے گئے ہیں۔ دوسرے علاقوں میں بھی تعمیر کا کام جاری ہے۔ ساحلی علاقوں میں بیلیطرت کے ۱۱ مکانات کی تعمیر کا کام جاری ہے جو عنقریب مکمل ہو جائے گا۔

۳: تاکستان میں یہاں ۱۰۰ خاندان انگور کی کاشت میں مشغول ہیں تاکستان کشمش کمپنی کے زیر اہتمام ایک ایسی مشین نصب کی گئی ہے جو میوہ کو صاف خشک اور ریشہ بندی کر کے دساور کو بھیجنے کے لیے تیار کرتی ہے یہ کارخانہ ... ٹن کشمش تیار کر سکتا ہے۔ اس کمپنی کے حصص بھی کسانوں کو منتقل کر دیے جائیں گے۔

۴: بنک نے دوسرے اداروں میں بھی جن کا تعلق کسانوں کی فلاح و بہبود سے ہے حصص خرید لیے ہیں۔ اس طرح یہ بنک صنعتی امدادی بنک اور قربان فیکٹری کا بھی حصہ دار بن گیا۔ قربان املاک پہلوی کے ایک گاؤں کا نام ہے۔

۵: بینک نے آبپاشی کے ذرائع کی توسیع کے لیے ایک ادارہ قائم کیا ہے جو کنوئیں کھدوا کر زراعت کے لیے پانی مہیا کرتا ہے۔ اس ادارہ نے اب تک چالیس عمیق کنوئیں کھدوائے ہیں۔

۶: بینک نے مالکان زمین کی صحت کا بھی خیال رکھتا ہے اس مقصد کے لیے دیہات میں متعدد مقامات پر شفاخانے کھول دیے گئے ہیں نیز پینے کا پانی مہیا کرنے کے لیے علیحدہ کنوئیں کھدوا دیے گئے ہیں۔

عمرانی بینک نے تہران کے علاوہ گرگان، بابلسر، تبریز اور مشہد میں اپنی شاخیں کھول دی ہیں۔

تعلیم کی ترقی

ایران میں تعلیم کا معیار بڑے زوروں پر ہے۔ روز بروز ابتدائی اور ثانوی مدارس کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ معلمین کے لیے ٹریننگ کالج کھل گئے ہیں۔ یونیورسٹیاں اور دیگر تعلیمی ادارے ملک کے ہر حصے میں قائم ہو رہے ہیں۔

تقریباً اسی سال ہوئے جب ایران میں تعلیم کا جدید طریقہ رائج ہوا۔ امریکہ، برطانیہ اور فرانس کے مشنریوں نے تبریز، تہران اور اصفہان میں اسکول قائم کیے۔

ایران میں جہالت کے خلاف جہاد کا سہرا مرحوم رضا شاہ کبیر کے سر ہے جنھوں نے تہران اور دوسرے بڑے شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی بہت سے جدید مدرسے قائم کیے۔ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں ترقی تعلیم کا یہ منصوبہ کچھ عرصے کے لیے حالت رکود میں رہا لیکن صورت حالات بہتر ہو جانے پر یہ پروگرام از سر نو شروع ہو گیا اور عوام کے علاوہ فوج اور پولیس کے افراد حتیٰ کہ قیدیوں کو بھی تعلیم دی جانے لگی۔ اس وقت تعلیم بالغان کے لیے ۳۲۲۵ کلاسیں ہیں جن میں ۲۱۲۱۱۶ اشخاص تعلیم پاتے ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ دو سالوں میں ان کی تعداد دس لاکھ تک پہنچ جائے گی۔

گزشتہ سات سال میں جدید کنڈرگارٹن اسکولوں کی تعداد ۲۸۷ تک پہنچ گئی ہے۔ ابتدائی مدارس میں ٹیلی ویژن کے ذریعے بچوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ ۱۹۶۰ء میں ایران میں ۱۲۸ اسکول تھے۔

جن میں ۱۳۲،۳۷۲ طالب علم تھے۔ یہ تعداد سات سال پہلے اس سے آدھی تھی۔ ان کے علاوہ دیہات میں زراعتی مدارس کھولے گئے ہیں اور خانہ بدوش قبائل کے بچوں کی تعلیم کے لیے متحرک اسکول موجود ہیں جو قبائل کے ساتھ ساتھ نقل مکانی کرتے رہتے ہیں۔

آج ملک میں ثانوی مدارس کی تعداد ۱۲۴۳ اور طالب علموں کی تعداد ۲۲۵۲۱۰ ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ ابتدائی اور ثانوی مدارس میں حرفہ و صنعت کی تعلیم بھی دی جائے چنانچہ ثانوی مدارس میں اس قسم کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اکثر ثانوی اسکولوں میں کئی کئی ورکشاپ اور لیبارٹریاں موجود ہیں۔ [illegible] اسکول ختم کرنے کے بعد طالب علم ادبیات، ریاضیات اور علوم طبعی میں سے کسی ایک کورس کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

چند سال ہوئے وزارت تعلیم نے زراعتی ثانوی مدارس اور دیہاتی [illegible] کی ترقی کے لیے ہائی اسکول جاری کرنے کا پروگرام شروع کر دیا ہے۔ کامیاب طالب علموں کو زراعت کی طرف سے دیہاتی اسکولوں میں جگہ مل جاتی ہے جہاں یہ لوگ کسانوں کو جدید طریقے سکھاتے ہیں۔ فی الحال ۳۰۰ طالب علم ۲۳ زراعتی مدارس میں تعلیم پا رہے ہیں۔ معلمین کے ٹریننگ اسکولوں کی تعداد ۱۲ ہے جن میں ۹۰۰ امیدوار زیر تعلیم ہیں۔ ان امیدواروں کا زیادہ وقت کھیتوں میں ہل چلانے، بیج بونے اور مشینوں کو استعمال کرنے میں گزرتا ہے۔

تہران یونیورسٹی ۱۹۳۴ء میں قائم ہوئی اور آج اس کا شمار مشرق وسطیٰ کے اہم ترین تعلیمی مراکز میں ہوتا ہے۔ اس یونیورسٹی کے تیرہ ڈیپارٹمنٹ کالج ہیں۔ حال ہی میں تہران میں شہنشاہ نے ایک اور یونیورسٹی کا افتتاح کیا ہے۔ یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے جس کا نام دانش گاہ ملی تہران یعنی تہران کی نیشنل یونیورسٹی رکھا گیا ہے۔ ایران کے اور شہروں میں بھی یونیورسٹیاں موجود ہیں مثلاً شیراز، تبریز، مشہد، اہواز اور اصفہان۔ گزشتہ سال اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں طلباء کی کل تعداد ۱۸۰۹۰ تھی۔